۲۸ جمادی الاُخریٰ ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:112)

مُنہ پر تعریف کرنا کیسا؟

- کیا جنازے کا وزن کندھے پر آنا ضروری ہے؟ 3
- گاہک کے کہنے پر زیادہ رقم کا بل بنانا کیسا؟ 7
- فوت شدہ رشتے دار خواب میں کیوں نہیں آتے؟ 12
- سفری سہولیات کی وجہ سے قصر نہ پڑھنا کیسا؟ 14

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

مُنہ پر تعریف کرنا کیسا؟(1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔**(2)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مُنہ پر تعریف کرنا کیسا؟

سُوال: کیا کسی کی بار بار تعریف کرنے سے اس میں خُود پسندی(3) کی عادت پیدا ہو سکتی ہے؟

جواب: کبھی تعریف حوصلہ اَفزائی کے لئے کی جاتی ہے اور کبھی سامنے والے سے کوئی مطلب نکالنے کے لئے بھی اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ بہر حال! کسی کی تعریف کرنے میں یہ Risk factor (یعنی خطرے کا عنصر) موجود ہوتا ہے کہ وہ پھول جائے گا یا امتحان میں پڑ جائے گا۔ ایک تعداد ہے جس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، اس کے لئے وہ آگے بڑھ کر اپنی کارکردگی پیش کرتی ہے کہ ”میں نے یہ کیا، میں نے وہ کیا، اتنے عَرصے سے مَدَنی قافلے میں سفر کر رہا ہوں، اتنا عَرصہ ہو گیا میری تہجد نہیں چھوٹی، دَلَائِلُ الْخَیْرات شریف پڑھنے کا میرا بہت پرانا معمول ہے، اِتنے دُرُود شریف

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۸ جُمادَی الْاُخْرٰی ۱۴۴۱ھ بمطابق 22 فروری 2020 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۱/ ۴۹۰، حديث: ۹۰۷۔

3 ...... خود پسندی سے مراد: اپنے کمال (مثلاً علم یا عمل یا مال) کی اپنی طرف نسبت کرنا اور اس بات کا خوف نہ ہونا کہ یہ چھن جائے گا۔ گویا خود پسند شخص نعمت کو مُنعمِ حقیقی (یعنی اللہ پاک) کی طرف منسوب کرنا ہی بھول جاتا ہے۔ (احياء العلوم، كتاب ذم الكبر والعجب، ۳/ ۴۵۴ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

پڑھتا ہوں، میں 2000 دُرُود شریف کا ثواب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔" اِن سب باتوں کے جواب میں بندہ مسکرا کر کہتا ہے: "مَاشَآءَ اللہ۔ جَزَاکَ اللہ۔ بہت شکریہ۔" اگر ایسے موقع پر دوسرا بندہ لِفٹ نہ کروائے اور تعریف نہ کرے تو اُس کا دل بجھ جائے گا اور مزہ نہیں آئے گا کہ "یار! تھوڑی کچی ہو گئی، میں نے بتایا لیکن اس نے لِفٹ ہی نہیں کروائی۔" اِنْ شَآءَ اللہ ابھی رَجَب شریف کی آمد آمد ہے، ایک تعداد آپ کو مِلے گی اور بتائے گی کہ "میں رجب، شعبان اور رمضان تینوں مہینوں کے روزے رکھتا ہوں۔" عام طور پر اِن بے چاروں سے رہا نہیں جاتا اور یہ بول کر اپنے آپ کو کسوٹی پر رکھ دیتے ہیں۔ پھر رِیا اور حُبِّ جاہ[1] کا خطرہ بڑھ جاتا ہے کہ "میری عزت، شہرت اور واہ واہ ہو۔" اللہ کریم اِخلاص عطا فرمائے۔ اگر کوئی اپنی کسی نیکی کا اظہار کرے تو ہم اس کو حُبِّ جاہ کا مریض نہیں بولیں گے اور نہ ہی ریاکار بولیں گے۔ ہر ایک کو اپنے اوپر غور کرنا چاہیے کہ میں کیوں اپنا عمل، اپنی نیکی اور اپنا کارنامہ لوگوں کے سامنے بیان کر رہا ہوں؟ اور میں چاہتا کیا ہوں؟ کسی کی مُنہ پر تعریف کرنے کے تعلق سے "احیاء العلوم" کی تیسری جلد میں بڑا پیارا مضمون ہے کہ کب تعریف کی جائے اور کب نہ کی جائے؟[2] ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے سامنے ان کی تعریف کی جائے تب بھی انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن یہ مقام ہر ایک کو حاصل نہیں ہوتا۔

مکّار کسے کہتے ہیں؟

سُوال: مکّار کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکّار کا معنیٰ "دھوکے باز" ہے۔ کسی مسلمان کو مکّار کہنا ایک طرح کی گالی ہے اور اِس میں مسلمان کی توہین بھی ہے۔ اگر کسی کو مکّار کہا تو اس سے مُعافی بھی مانگیں اور توبہ بھی کریں۔

اُجرت کے طور پر مُلازم کو زکوٰۃ کے پیسے دینا کیسا؟

سُوال: کیا گھریلو ملازمین کو زکوٰۃ اور صدقہ دیا جاسکتا ہے؟ (رضوان شیخ)

1 ...... شہرت وعزّت کی خواہش ومحبت ہونا حُبِّ جاہ کہلاتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، ۳/۳۳۹ ماخوذاً)

2 ...... احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۴۸۵-۴۹۱۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر وہ زکوٰۃ لینے کے حق دار ہیں تو انہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ البتّہ ان سے جو اُجرت طے ہے وہ الگ سے دینی ہو گی، اُجرت کے طور پر زکوٰۃ کے پیسے نہیں دے سکتے۔[1]

جنازے کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے؟

سُوال: جنازے کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے؟

جواب: ”بہارِ شریعت“ میں لکھا ہے کہ جنازہ آگے ہو گا اور چلنے والے پیچھے ہوں گے۔[2] اگر کسی کو آگے چلنا ہی ہے تو وہ جنازے سے اتنا آگے چلے کہ ایسا لگے کہ یہ جنازے کے جلوس کے ساتھ نہیں ہے، کوئی الگ فرد ہے۔

کیا جنازے کا وزن کندھے پر آنا ضروری ہے؟

سُوال: بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ جنازے کو کندھا دیتے ہیں ان کے کندھوں پر ڈولی کا وزن ہی نہیں آتا، تو کیا جنازے کو کندھا دیتے ہوئے کندھے پر وزن آنا ضروری ہے؟ (رکنِ شوریٰ حاجی ابو الحسن محمد امین عطاری)

جواب: ایسا کہیں لکھا ہوا نہیں ہے لیکن سمجھ یہی آتا ہے کہ کندھا دینا اسی صورت میں مانا جائے گا کہ جب ڈولی کندھے پر اٹھائے۔ میرے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ کبھی سالوں میں جنازے کو کندھا دینے کا موقع مل جائے تو اسلامی بھائی کندھا ٹچ کرنے بھی نہیں دیتے، انہیں بار بار بولنا پڑتا ہے۔ بعض اسلامی بھائی قد آور بھی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے میرا کندھا جنازے کے سائے میں آرہا ہوتا ہے۔ اگر کوئی کمزور آدمی ہو تو اسے Support (یعنی ڈولی اٹھانے میں مدد) دی جائے، جیسے میں اکیلا ایک سائیڈ اٹھا کر مکمل چل نہیں سکوں گا، مجھے شاید Support کی ضرورت پڑے گی، ایسی صورت میں بے شک Support دی جائے، لیکن کندھے پر بھی کچھ حصہ آنا چاہیے۔ یہ سمجھ آتا ہے۔

کسی کے والدین کو گالی دینا اپنے والدین کو گالی دینا ہے

سُوال: کیا حدیث میں گالی کو فِسْق کہا گیا ہے اور یہ بھی کہ اپنے ماں باپ کو گالی نہ دو؟ (محمد سرفراز عطاری۔ استنبول)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۲۶۱۔ فتاویٰ اہلِ سنت، ص ۲۰۴، فتویٰ نمبر: 266۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۸۲۳، حصّہ: ۴۔

www.dawateislami.net

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: ”اَلسَّبُّ فِسْقٌ“ یعنی گالی فِسق ہے۔[1] اِسی طرح حدیثِ پاک میں ماں باپ کو گالی دینے سے بھی منع کیا گیا ہے۔[2] ماں باپ کو گالی کون دے سکتا ہے!! البتّہ اگر ہم کسی کے ماں باپ کو گالی دیں گے تو وہ ہمارے ماں باپ کو گالی دے گا،[3] تو یوں نہ ہم کسی کے ماں باپ کو گالی دیں اور نہ ہی اپنے ماں باپ کو گالی دلوائیں۔

ایک ساتھ روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے؟

سُوال: میرے کچھ روزے چھوٹے ہوئے ہیں، تو کیا اُن کی قضا ایک ساتھ کروں یا چھوڑ چھوڑ کر بھی کر سکتا ہوں؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جتنا جلدی ہو سکے روزے قضا کرنے ہوتے ہیں، البتّہ اگر کسی عُذر کی وجہ سے وقفے وقفے سے قضا کر رہا ہے تب بھی قضا ہو جائے گی۔

”تراویح“ کا کیا معنیٰ ہے؟

سُوال: ”تراویح“ کا کیا معنیٰ ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: تراویح کا لفظ ”تَرْوِیحَۃٌ“ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے: اِستراحت یعنی آرام کرنا۔ چار چار رکعتوں کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں ادا کی گئیں تَروِیحہ کہلاتا ہے اور یہ مستحب ہے۔[4] اتنی دیر کا ترویحہ میں نے آج تک کہیں دیکھا یا سنا نہیں ہے۔ ترویحہ میں نفل اور اَذکار بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔[5] ہمارے ہاں ترویحہ میں ایک مخصوص تسبیح[6] پڑھی جاتی ہے، یہ بھی صحیح ہے۔ اگر کوئی تَروِیحہ نہیں کرتا تو گناہ گار نہیں ہے۔

---

1 ......بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من ان یحبط عملہ وھو لا یشعر، ۱/۳۰، حدیث:۴۸۔

2 ......مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر واکبرھا، ص۶۰، حدیث: ۲۶۳ مفہوماً۔

3 ......مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر واکبرھا، ص۶۰، حدیث: ۲۶۳ ماخوذاً۔

4 ......فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ۱/۱۱۵۔

5 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ۲/۶۰۰۔

6 ......سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ، یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ، بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

کیا ہر کسی کو وقفِ مدینہ ہونا ضروری ہے؟

سُوال: میں نے MBA[1] کیا ہوا ہے، 1987 میں آپ سے بیعت ہوا تھا اور ایک سال مُبلّغ کے طور پر دعوتِ اسلامی میں خدمت بھی انجام دی تھی، لیکن پھر تلاشِ مَعاش کے چکر میں ماحول سے دُور ہو گیا، پچھلے ہفتے میری والدہ کا انتقال ہوا تو مجھے احساس ہوا کہ مجھے واپس آنا چاہیے، میں خود بھی وقفِ مدینہ ہونا چاہتا ہوں اور اپنے بیٹے کو بھی وقف کرنا چاہتا ہوں، لیکن پھر معاش کا خوف آڑے آ رہا ہے۔ راہ نمائی فرما دیجئے۔ (محمد افضل عطاری۔ لانڈھی نمبر 4 کراچی)

جواب: اللہ پاک آپ کی امّی جان کو غریقِ رَحمت فرمائے، بے حساب مغفرت اُن کا مقدَّر کرے اور ہم سبھی بے حساب بخشے جائیں۔ صُبح کا بُھولا شام کو لوٹے تو اُسے بھولا نہیں کہتے۔ آپ واپس آئیں، کروڑ مرحبا! خوش آمدید! وقفِ مدینہ ہونا، زندگی دعوتِ اسلامی کو دے دینا اور کچھ کام دھندا نہ کرنا یہ ضروری نہیں ہے۔ ایسا کرنا اس کے لئے دُرُست ہے جس کے ذِمّے حقوقُ العباد وغیرہ نہ ہوں، پھر وہ وقفِ مدینہ ہو جائے، یا گھر میں کوئی ایسی ترکیب ہے کہ بھائی وغیرہ ہیں اور گھر والے اجازت دے رہے ہیں کہ آپ وقفِ مدینہ ہو جائیں اور دین کی خدمت کریں، باقی دنیاوی معاملات ہم سنبھال لیں گے تو یہ بھی دُرُست ہے۔ اگر آپ وقفِ مدینہ نہیں ہو سکتے تو ٹھیک ہے، اپنی جگہ پر نیکیاں کریں اور نمازوں کی پابندی کریں، کیونکہ دعوتِ اسلامی میں ہوں یا نہ ہوں، نَماز فرض ہے اور مسلمان کو پڑھنی ہی پڑھنی ہے۔ اس کے علاوہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں تشریف لائیں اور اِجتماع میں ساری رات شرکت کریں۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ اِجتماع عشا تک ہوتا ہے اور صلوٰۃ وسَلام پر ختم ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جمعرات کو مغرب سے لے کر صبح فجر کی نماز کے بعد تک اِجتماع ہوتا ہے۔ اِجتماع گاہ میں ہی رات کو آرام کرتے ہیں، تہجد ادا کرتے ہیں، پھر فجر کے بعد مَاشَآءَ اللہ تفسیر صراط الجنان اور درسِ فیضانِ سنّت کا حلقہ ہوتا ہے جس میں شجرہ بھی پڑھا جاتا ہے، اس کے بعد دعا مانگی جاتی ہے اور اشراق و چاشت ادا کرنے کے بعد صلوٰۃ وسَلام پڑھ کر اپنے گھروں کا رُخ کیا جاتا ہے۔ خوش نصیب عاشقانِ رسول مَدنی قافلوں میں

[1] ......"ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن" کا مخفف۔

www.dawateislami.net

بھی سفر کرتے ہیں۔ آپ بھی ساری رات اِجتماع میں شرکت کی نیّت کریں، مہینے میں کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سفر بھی کریں، عِلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب رکھیں۔ اگر آپ کے عِلاقے کے ذِمّہ داران آپ کو کوئی ذِمّہ داری دیتے ہیں تو وہ بھی قبول فرمائیں اور اس کے مُطابق مَدَنی کام کریں۔ اللہ پاک آپ کو اور ہم سبھی کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں پر اِستقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نعمت کا حقیقی شکر کیا ہے؟

سُوال: اللہ پاک کا شکر کیسے ادا کریں؟ شکر کے سب سے اچھے کلمات کیا ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا بھی اللہ کا شکر ہے۔ زبان سے کہنا کہ ”اللہ کا شکر ہے“ یہ بھی شکر ہے۔ اصل شکر یہ ہے کہ جو نعمت عطا کی گئی ہے بندہ اسے اللہ پاک کی مرضی کے کاموں میں استعمال کرے۔[1] ہاتھ ہے تو وہ اللہ پاک کی اطاعت ہی میں اُٹھے اور استعمال ہو۔ نعمت کا حقیقی شکر یہی ہے۔ بہت پرانے بزرگ[2] کا ایک رسالہ ہے ”اَلشُّکْرُ لِلّٰہ۔“ اِس کا اُردو ترجمہ[3] مکتبۃ المدینہ نے ”شکر کے فضائل“ کے نام سے چھاپا ہے۔ اِس میں شکر کے بہت فضائل ہیں۔ یہ اِتنا پیارا رِسالہ ہے کہ اِس جیسا رِسالہ میری نظر سے آج تک نہیں گزرا۔ اِس رسالے کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ہم جو سانس لیتے ہیں یہ بھی اللہ پاک کی نعمت ہے اور سانس کا نکلنا یہ بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، بندے کو چاہیے کہ ہر سانس کے لینے اور نکالنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرے۔

---

1 ......منہاج العابدین، الباب السابع، العقبۃ السابعۃ وھی عقبۃ الحمد و الشکر، ص ۱۸۹ ماخوذاً۔

2 ......آپ کا نام امام ابو بکر عبدُ اللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابنِ ابی دنیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ۲۰۸ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے اور کثیر علماء سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تلامذہ کی بڑی تعداد ہے، جنہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وسیع علم سے وافر حصّہ پایا۔ آپ نے کثیر کتابیں یادگار چھوڑیں، جن میں سے اکثر ”زُھد و رَقائق“ پر مشتمل ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں اور مواعظ اور کتب کو ہر دور میں بے پناہ مقبولیت حاصل رہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوشبوئے علم سے اکنافِ عالم کو معطر فرماتے ہوئے ۲۸۱ھ ماہِ جُمادَی الاُولیٰ میں اس دُنیائے فانی سے رُخصت ہو گئے اور اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ (سیر اعلام النبلاء، الطبقۃ الخامسۃ عشر، ابن ابی الدنیا... الخ، ۱۰/ ۲۹۴ ماخوذاً۔ تھذیب التھذیب، حرف العین، عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی، ۴/ ۷۳ ماخوذاً)

3 ......اس کا اردو ترجمہ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ“ کے علمانے کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت)

www.dawateislami.net

گاہک کے کہنے پر زیادہ رقم کا بل بنانا کیسا؟

سُوال: میری Electronics (بَرقی آلات) کی دُکان ہے، بعض Customer (گاہک) چیز کا ریٹ (یعنی قیمت) فائنل کرنے کے بعد زیادہ کا Bill بنا کر دینے کو کہتے ہیں۔ ایسا کرنا کیسا؟

جواب: ان کا ایسا کہنا غلط ہے اور ان کے ساتھ تعاون کرنا بھی غلط ہے۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو)۔ ایسے لوگ غلط Bill اس لئے بنواتے ہیں تاکہ کمپنی سے زیادہ پیسے وُصول کریں۔ ایسوں کے ساتھ تَعاوُن نہ کرنے سے ہو سکتا ہے کہ آپ کے گاہک ٹُوٹیں اور ظاہری طور پر آپ کو نقصان ہو، ایک دور کی بات بتا رہا ہوں، مجھے بھی اس کا تجربہ ہے، میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غلط Bill بنا کر نہیں دیتا تھا اور پھر ایسے لوگ میرے پاس آتے بھی نہیں تھے، لیکن کوئی بات نہیں، بڑے ہو ہی گئے اور جتنا رزق نصیب میں تھا وہ حاصل ہوا اور ہو رہا ہے۔ جب تک زندگی ہے اور جتنا عرصہ اللہ پاک نے ہم کو دنیا میں رکھنا ہے تو روزی پہنچانا اور عطا فرمانا اُس نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لیا ہوا ہے، وہ سب کو روزی عطا فرماتا ہے، بس ہماری حرص ختم نہیں ہوتی۔ اللہ کریم ہم کو آسان، حلال اور عافیت والی روزی عطا فرمائے، جھوٹ اور دھوکے والے کام سے محفوظ رکھے۔

بے قراری بڑھنا ہی سُکون ہے؟

سُوال: اللہ پاک کے خوف میں آنسو بہنے کے بعد ہم پُرسکون ہو جاتے ہیں، اِس کی کیا وجہ ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ آپ کی اپنی کیفیت ہو گی کہ خوفِ خدا میں رونے کے بعد پُرسکون ہو جاتے ہوں گے۔

مِرے دِل کو دردِ اُلفت وہ سُکون دے اِلٰہی
میری بے قراریوں کو نہ کبھی قرار آئے (ذوقِ نعت)

---

[1] ......پ ۶، المآئدۃ: ۲۔

اللہ پاک کی یاد میں اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں بے قراری بڑھنا حقیقی سُکون ہے۔ بے قراری ختم ہوگئی اور بندہ پُر سُکون ہوگیا تو پھر بچا کیا!! یہ میں نے اپنی سوچ کے مطابق عرض کیا ہے۔ سائل کو اگر سُکون، فَرحَت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی اچھی چیز ہے، لیکن بے قراری بڑھنی چاہیے۔

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو دَرد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں (حدائقِ بخشش)

خواجہ اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عُرس میں شرکت کرنے کی نیتیں

سُوال: آئندہ پیر کے دن اِنْ شَآءَ اللہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عُرس میں اجمیر شریف (راجستھان) ہند جائیں گے، ہماری کیا کیا اچھی نیتیں ہونی چاہئیں؟ (عبد السلام عطاری۔ چٹاگانگ۔ بنگلہ دیش)

جواب: ❁ پہلے تو یہ نیّت کرلیں کہ حضور خواجہ غریب نواز (سیّد معین الدین حسن سنجری اجمیری) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں اور جتنے آپ کے قدموں میں آرام فرما ہیں ان سب عاشقانِ خواجہ کو اِلیاس قادری کا سلام عرض کروں گا۔ ❁ مزید یہ نیّت کرلیں کہ اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی صحبت اختیار کروں گا، کیونکہ

یک زمانہ صحبتِ با اَولیا بہتر از صَد سالہ طاعتِ بے رِیا

یعنی اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی لمحہ بھر کی صحبت 100 سال کی خالص عبادت سے بڑھ کر ہے۔ ❁ یہ بھی نیّت کریں کہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی بَرَکتیں حاصل کروں گا ❁ وہاں دُعا مانگوں گا کہ اللہ کے نیک بندوں کے قریب ہو کر دعا کرنا قبولیت کے بھی قریب ہوتا ہے[1] ❁ وہاں ایصالِ ثواب کروں گا ❁ مسلمانوں سے مِلوں گا ❁ اگر وہاں کوئی حاضری کا غلط طریقہ دیکھوں تو فتنے کا خوف نہ ہونے کی صورت میں سمجھاؤں گا۔ وہاں دعوتِ اسلامی والے بھی بہت ہوتے ہیں اور مَدَنی قافلے بھی ٹھہرتے ہیں تو ❁ یہ بھی نیّت کرلیں کہ مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ اپنا وقت گزاروں گا۔

1 ......صراط الجنان، پ ٣، آل عمران، تحت الآیۃ: ١،٣٨/ ٤٧٠۔

www.dawateislami.net

عبرت ناک مَناظر کا اثر ختم ہونے کی وجہ

سُوال: بعض اوقات جب عبرت ناک مناظر دیکھتے ہیں تو بہت عبرت ملتی ہے اور بندہ نیک اعمال کی طرف رغبت کرتا ہے، لیکن کچھ دنوں بعد پھر غفلت چھا جاتی ہے اور نیک اعمال پر استقامت نہیں مل پاتی، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: عبرت ناک مناظر کا خیال ہَٹ جانا یا مدھم پڑ جانا اللہ پاک کی نعمت ہے، ورنہ بندہ کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ مثلاً کسی کی ماں کا انتقال ہو گیا تو اس دن وہ خوب روتا ہے اور بڑا رنجیدہ ہوتا ہے، اُسے کھانا اچھا نہیں لگتا اور اس کی نیند اُڑ جاتی ہے، پھر آہستہ آہستہ اس کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور پھر ہلکا سا خیال رہ جاتا ہے۔ اس کے بعد بندہ خوشیاں بھی کرتا ہے، شادیاں بھی کرتا ہے اور سب کچھ کر رہا ہوتا ہے۔ اگر ماں کی لاش سامنے ہونے والی صدمے کی کیفیت عمر بھر باقی رہتی تو زندگی کا نِظام چل نہ پاتا، اسی کو اور معاملات پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ منظر ختم ہو جاتے ہیں اور نظامِ زندگی چلتا رہتا ہے۔ البتّہ نیکیوں پر استقامت کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہیے، اس کے لئے نیکیوں کے فضائل پر توجہ رکھے اور نیکیاں نہ کرنے کے نقصانات پر نظر رکھے۔ ساتھ ساتھ اللہ پاک سے استقامت کی دعا بھی کرتا رہے۔

کیا سونے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سُوال: کیا سونے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟[1]

جواب: مطلقاً سونے سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر بندہ بیٹھا ہوا ہے اور جس چیز پر بیٹھا ہے وہ زمین پر جمی ہوئی ہے تو اس حالت میں سونے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا۔[2] یوں ہی کھڑے کھڑے سونے سے بھی وُضو نہیں ٹوٹتا۔[3] کچھ کیفیات ایسی ہوتی ہیں جن میں بندہ غافل ہو کر نہیں سو پاتا، ان کیفیات میں سونے سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔[4]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/۴۸۸۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/۴۸۹۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/۴۸۸-۴۸۹۔

www.dawateislami.net

دُعا قبول ہونے کا علم کیسے ہو؟

سُوال: ہمیں یہ کیسے پتا چلے کہ ہماری دُعا قبول ہوگئی ہے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: ہر دُعا قبول ہوتی ہے،[1] لیکن دُعا قبول ہونے کی صورتیں ہوتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو مانگیں وہ مِل جائے تو دُعا قبول ہے۔ بچہ بیمار ہے، دعا مانگی، بچّہ ٹھیک ہوگیا تو ہم نے ذہن بنالیا کہ ہماری دُعا قبول ہوگئی۔ بے شک یہ بھی دُعا قبول ہونے کی صورت ہے، لیکن دُعا کی قبولیت کی اور بھی صورتیں ہیں۔ مثلاً بچّہ وہیں کا وہیں ہے اور اس کی بیماری نہیں گئی تو اس میں بھی دُعا قبول ہونے کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ اگر دُعا نہ مانگتے تو بچّہ اور بیمار ہوجاتا، دُعا کی بَرَکت سے اس کی بیماری رُک گئی اور آگے نہیں بڑھی، یہ بھی قبولیت ہے۔ دُعا قبول ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ آنے والی مصیبت ٹَل جاتی ہے۔[2] قیامت کے دن بظاہر قبول نہ ہونے والی دُعاؤں کا اَجر جب بندہ دیکھے گا تو تمنّا کرے گا کہ کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی۔[3] جس طرح نماز اور روزہ اللہ پاک کی عبادت ہے، اسی طرح دُعا بھی اللہ پاک کی عبادت ہے،[4] بلکہ دُعا عبادت کا مغز ہے۔[5]

ہمتِ مَرداں مَددِ خُدا

سُوال: سنا ہے کہ جس کے Dialysis ہورہے ہوتے ہیں وہ چھ مہینے بعد انتقال کر جاتا ہے۔ کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: یہ بات غلط ہے۔ میں نے ایسے مریض بھی دیکھے ہیں جن کے بَرسوں سے Dialysis ہورہے ہیں اور وہ جی رہے ہیں۔ اگر Dialysis کا مریض یہ ذہن بنالے گا کہ میرے گردے فیل ہوگئے ہیں، بس چھ ماہ باقی ہیں، میں تو گیا۔" تو پھر سمجھو کہ وہ مزید خطرے میں پڑ گیا۔ ایسی چیزوں میں نفسیات کا بڑا دَخل ہوتا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے بڑا عجیب قصّہ سنایا تھا

---

1 ......مراۃ المناجیح، ۲/۳۱۹ ماخوذاً۔

2 ......مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۳۷، حدیث: ۱۱۱۳۳۔

3 ......شعب الایمان، الباب الثانی عشر، ذکر فصول فی الدعاء، ۲/۴۹، حدیث: ۱۱۳۳۔

4 ......ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ۴/۲۶۲، حدیث: ۳۸۲۸۔

5 ......ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳۔

www.dawateislami.net

کہ ”ایک لڑکی بیمار تھی اور ہسپتال میں Admit (یعنی داخل) تھی، اس کے کمرے کی کھڑکی سے سامنے کی ایک عمارت نظر آتی تھی جس پر ایک (پودے کی) بیل تھی، لڑکی اس بیل کو دیکھتی رہتی تھی اور اس نے یہ ذہن بنالیا تھا کہ جب اس بیل کا آخری پتّا گر جائے گا تو میری زندگی کا پتّا بھی کٹ جائے گا اور میں مر جاؤں گی۔ ”پت جھڑ“ کا زمانہ آیا تو رفتہ رفتہ پتّے گرنے لگے اور لڑکی کی بیماری بڑھنے لگی۔ بظاہر بیماری کے عِلاوہ اس کے سبھی ٹیسٹ بِالکل کلیئر تھے، لیکن اس کی صحت گرتی جارہی تھی، ڈاکٹر کو بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے؟ بیماری اتنی بڑھی کہ لڑکی مرنے کے قریب آگئی۔ اتفاق سے ایک دن ڈاکٹر نے دیکھا کہ لڑکی کھڑکی کے باہر ٹکٹکی باندھ کر کچھ دیکھ رہی ہے، ڈاکٹر نے دیکھا کہ ایک بیل ہے جس پر ایک پتّا رہ گیا ہے۔ ڈاکٹر سمجھ گیا کہ کیا ماجرا ہے۔ اس نے کھڑکی پر پَردہ ڈَلوا دیا۔ سردیوں کے دن تھے اور بارشیں بھی ہو رہی تھیں، ڈاکٹر نے ہمت کر کے سامنے والی عمارت کی دیوار پر کسی طرح پتّے لگا دیئے۔ جب اگلا دن آیا تو لڑکی نے یہ دیکھنے کے لئے کہ پتّا ہے یا گر گیا ہے؟ جب دیکھا تو بہت سارے پتّے آچکے تھے، لڑکی کے چہرے پر خوشی ظاہر ہوئی اور آہستہ آہستہ وہ صحت مند ہو گئی۔ جبکہ دوسری طرف ڈاکٹر کو سردی اور بارش میں پتّے لگانے کی وجہ سے نمونیہ ہو گیا اور وہ فوت ہو گیا۔“ ہو سکتا ہے کہ یہ فرضی قصّہ ہو۔ بہر حال Dialysis کے مریض کو چاہیے کہ اپنے اندر Will power پیدا کریں۔ اللہ پاک چاہے گا تو سب خیر ہے۔ وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ ہمتِ مَرداں مَددِ خُدا۔ بعض لوگ ڈوبتے ڈوبتے بھی تیر آتے ہیں اور بچالئے جاتے ہیں۔ یہ سب اپنے Stamina (قوّتِ برداشت) اور سوچ پر ہوتا ہے۔ سُنا ہے کہ بندہ جب ڈوبتا ہے تو سمجھتا ہے کہ اب میں گیا، ہائی ٹینشن کی وجہ سے اس کا بلڈ پریشر خطرناک حد تک بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا دماغ فیل ہو جاتا ہے اور وہ مر جاتا ہے۔ یوں خالی ڈوبنے سے موت نہیں ہوتی، بلکہ ڈوبنے کا خوف بندے کو مار دیتا ہے۔ اللہ بہتر جانے۔ ہمیں اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھنی چاہیے، بندہ اپنا دل بڑا رکھے اور ہمّت کرے۔

قیامت کے دن مظلوم کو اس کا حق دیا جائے گا

سُوال: ایک شخص نے کسی کا مال دَبایا اور جس کا مال دَبایا اس نے یہ کہا کہ ”میں قیامت کے دن پیسے لوں گا اور قیامت کے دن بھی اسے معاف نہیں کروں گا۔“ بعد میں اس کا دل ٹھنڈا ہو گیا تو اس کا کیا کفارہ ہو گا؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر کسی شخص نے دوسرے شخص کا حق مارا تو قیامت کے دن مظلوم کو اس کا حق ملے گا،[1] اللہ پاک حق دِلوائے گا، کیونکہ یہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے۔ سُوال میں جو بات کہی گئی ہے اگر کسی نے وہ بات کہی اور بعد میں ارادہ بدل گیا تو یہ وہ گناہ نہیں ہے جس کا کفّارہ ادا کرنا پڑے۔ کسی چیز کو گناہ کہنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

فوت شُدہ رشتے دار خواب میں کیوں نہیں آتے؟

سُوال: ہمارے رشتے دار دُنیا سے جانے کے بعد خواب میں نظر کیوں نہیں آتے؟(اسود۔ بذریعہ SMS)

جواب: اس میں بہتری ہوتی ہے۔ مثلاً اگر وہ خواب میں بُری حالت کے اندر نظر آئے تو اس سے ہماری پریشانی میں اضافہ ہو گا، اس لئے ممکن ہے کہ نظر نہ آتے ہوں۔ بُری حالت میں نظر آنا ہی ضروری نہیں ہے، اچھی حالت میں بھی نظر آسکتے ہیں۔ یہ سب اللہ پاک کی مرضی ہے اور ہر ایک کو نظر آنا ضروری بھی نہیں ہے۔

عین پیچھے کھڑے نمازی کے آگے سے گزرنے کا طریقہ

سُوال: اگر کسی کے عین پیچھے کوئی نماز ادا کر رہا ہو تو نکلنے کا کیا طریقہ ہو گا؟

جواب: ایسی صورت میں یہ دائیں یا بائیں جس طرف سے بھی چاہے ہَٹ سکتا ہے، یہ نمازی کے آگے سے گزرنا نہیں کہلائے گا۔[2] البتّہ ایک مرتبہ سائیڈ پر ہونے کے بعد اب دوبارہ نہیں گزر سکتا، کیونکہ اب یہ نمازی کے آگے سے گزرنا کہلائے گا۔

تین پیسوں کے بدلے 700 باجماعت نمازیں

سُوال: جو کسی کے تین پیسے دبائے گا تو بروزِ قیامت اسے کتنی نمازیں دینی پڑیں گی؟

جواب: کتابوں میں لکھا ہے کہ اسے 700 باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔[3]

---

1. ......مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، ص۱۰۶۹، حدیث:۶۵۷۹۔
2. ......بہار شریعت، ۱/۶۱۷، حصّہ:۳ماخوذاً۔
3. ......فتاویٰ رضویہ، ۲۵/۶۹۔

www.dawateislami.net

نیکی کی دعوت کی کیا فضیلت ہے؟

سُوال: نیکی کی دعوت کی کیا فضیلت ہے؟ (محمد ساجد عطاری۔لندن)

جواب: نیکی کی دعوت کے فضائل قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں موجود ہیں[1] اور اس موضوع پر مکتبۃ المدینہ کی ایک کتاب "نیکی کی دعوت"[2] کے نام سے ہی موجود ہے۔ اگر نیکی کی دعوت بند ہو جائے تو اُمّت کا نظام بِالکل گڑبڑ ہو جائے گا۔ نیکی کی دعوت اگرچہ اب اُمّت میں سُسْت ہو گئی ہے، لیکن باقی ہے۔ اگر نیکی کی دعوت بِالکل ختم ہو جاتی تو شاید کوئی نمازی بھی نہ رہتا۔ لوگ نمازیں پڑھ رہے ہیں اور رمضانُ المبارک کے روزے بھی رکھ رہے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ انہیں کسی نہ کسی طریقے سے نیکی کی دعوت مل رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ ایک ایسا عمل ہے کہ دنیا میں ختم نہیں ہو سکتا۔

بیماری میں کوئی طبیعت پوچھے تو کیا جواب دیں؟

سُوال: بیماری کی حالت میں جب کوئی طبیعت پوچھے تو کیا کہنا چاہیے؟[3]

جواب: جب بیماری کی حالت میں کوئی سُوال کرے کہ طبیعت کیسی ہے؟ تو ٹھیک ہوں کہنے کے بجائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کی عادت ڈالنی چاہیے کہ اللہ کا شکر ہے۔ یہ کہنے میں اگر ذہن یہ ہو کہ میں ٹھیک ہوں، حالانکہ بیمار ہے تو پھر جھوٹ ہو جائے گا،

---

1 ...... ﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۳۳﴾ (پ۲۴، حٰم السجدۃ: ۳۳) ترجمۂ کنز الایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں خَبَر نہ دوں جو اَنْبِیا عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے ہیں نہ شُہَدا میں سے، لیکن بروزِ قِیامت اَنْبِیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شُہَدا اُن کے مَقام کو دیکھ کر رَشْک کریں گے، وہ لوگ نُور کے منبروں پر بُلَند ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کے بندوں کو اللہ کا مَحْبُوب بندہ بنا دیتے ہیں اور وہ زمین پر (لوگوں کو) نصیحتیں کرتے چلتے ہیں۔ عَرض کی گئی: وہ کِس طرح لوگوں کو اللہ کا مَحْبُوب بنا دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ لوگوں کو اللہ پاک کی پسندیدہ باتوں کا حُکْم دیتے اور ناپسندیدہ باتوں سے مَنْع کرتے ہیں، پس جب لوگ ان کی اِطاعَت کریں گے تو اللہ کریم اِنہیں اپنا مَحْبُوب بنا لے گا۔

(شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، معانی المحبۃ، ۱/۳۶۷، حدیث: ۴۰۹)

2 ...... "**نیکی کی دعوت**" امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سنّت" جلد دوم کا ایک باب ہے جس کے 616 صفحات ہیں۔ اس کتاب میں نیکی کی دعوت کی ضرورت، نیکی کی دعوت کی فضیلت اور نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات جیسے مضامین کے ساتھ ساتھ کثیر ایمان افروز حکایات بھی شامل ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

www.dawateislami.net

بیمار ہونے کے باوُجود بیماری چُھپانے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ رہے ہیں تو توجہ اس طرف لے جائیں کہ میں مسلمان ہوں، اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کر رہا ہوں۔ اور اگر بیمار نہیں ہے یا تھوڑی سی بیماری ہے جس میں عام طور پر لوگ کیئر نہیں کرتے تو اس وقت یہ کہنے میں حرج نہیں ہے کہ ٹھیک ہوں یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ٹھیک ہوں، یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال۔

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ

سُوال: اگر ظہر کی نَماز قضا ہو جائے تو کیسے ادا کی جائے؟ (نثار احمد)

جواب: جس طرح نماز پڑھتے ہیں اسی طرح یہ بھی پڑھنی ہے اور نیّت یہ کرنی ہے کہ جیسے آج کی میری جو ظہر کی نَماز قضا ہوگئی تھی وہ پڑھ رہا ہوں۔ اگر صاحبِ ترتیب کی ظہر قضا ہو جائے تو پہلے ظہر پڑھے گا، اس کے بعد عصر پڑھے گا۔[1] البتّہ اگر اتنی تاخیر ہوگئی کہ ظہر کی قضا پڑھے گا تو عصر قضا ہو جائے گی، ایسی صورت میں پہلے عصر پڑھیں گے، تاکہ عصر کی نماز قضا نہ ہو، اس کے بعد ظہر کی قضا پڑھی جائے گی۔[2] جہری نَماز قضا ہو یا سِرّی نَماز قضا ہو، قضا پڑھتے ہوئے سِرّی قراءت ہی کی جائے گی۔[3] البتّہ اگر امام اور دیگر سب لوگوں کی نَماز قضا ہو جائے تو اس کے الگ مسائل ہیں۔[4]

سفری سہولیات کی وجہ سے قصر نہ پڑھنا کیسا؟

سُوال: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آج کل سفری سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے سفر کے دوران قصر نَماز نہیں پڑھنی چاہیے، بلکہ پوری پڑھنی چاہیے، کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں ایسی بات عرض کی تھی تو وہاں سے یہی جواب ملا

---

1 ......فتاویٰ ھندیة، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ۱/۱۲۲۔

2 ......فتاویٰ ھندیة، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ۱/۱۲۲۔

3 ......درمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ۲/۳۰۷۔

4 ......اگر امام اور دیگر لوگوں کی نماز قضا ہو جائے تو جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سِرّی کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگرچہ رات میں ادا کرے۔ (بہار شریعت، ۱/۵۴۵، حصّہ ۳ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

تھا کہ جو سہولت دی گئی ہے اسے قبول کیا جائے۔[1] ہم اپنی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑا سکتے۔ ان دِنوں میں بھی امن قائم ہو گیا تھا، لیکن قصر کا حکم باقی رکھا گیا، تو اب بھی یہ حکم باقی رہے گا۔

کیا گھر کی باتیں دوسروں کو بتانی چاہئیں؟

سُوال: کیا گھر کی باتیں دوسروں کو بتانی چاہئیں؟ (ایک بچے کا سُوال)

جواب: اچھے بچے گھر کی بات باہر نہیں کرتے اور دوسروں کے گھر کے حوالے سے سُوالات بھی نہیں کرتے۔ اس طرح کے سوالات کے جواب میں بعض اوقات یا تو گھر کے پول کھلتے ہیں یا بندہ جھوٹ بولتا ہے۔ دونوں صورتوں میں نقصان ہے۔ اس لئے بغیر ضرورت سوالات نہیں کرنے چاہئیں۔ طرح طرح کے سُوالات کرتے ہیں کہ ”بہنیں کتنی ہیں؟ بیٹیاں کتنی ہیں؟ بیٹے کتنے ہیں؟ شادی کس کس کی ہوئی ہے؟ بچّے کس کس کے ہیں؟ شادی نہیں ہوئی تو کیوں نہیں ہوئی؟ کوشش کر رہے ہیں؟ عمر بڑی ہو گئی ہے جلدی شادیاں کرواؤ!“ وغیرہ۔ اس طرح کے سوالات معاشرے میں بہت زیادہ کئے جاتے ہیں۔ عورتیں مل کر بیٹھیں گی تو ان کے الگ Topics (یعنی موضوعات) ہوں گے، مرد مل کر بیٹھیں گے تو ان کے الگ Topics ہوں گے۔ دوستوں کے الگ Topics ہوں گے اور بچوں کے الگ Topics ہوں گے۔ یوں مختلف Topics پر پنچائتیں کرتے رہتے ہیں اور سُوالات پوچھتے رہتے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ صرف کام کی بات کرنی چاہیے۔ قیامت کے دن ایک ایک لفظ کا حساب ہو گا۔[2] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑی پیاری حکایت نقل کی ہے کہ ایک شخص تھا جس کے اپنی بیوی کے ساتھ مسائل تھے، اُس کے دوست نے پوچھا کہ کیا مسئلہ ہے؟ اُس نے جواب دیا ہے کہ گھر کی بات باہر کرنا اچھی بات نہیں ہے، یہ کمینہ پن ہے کہ بندہ میاں بیوی کی باتیں

---

1 ……حضرت یعلیٰ بن اُمیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں (پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا۔ اس پر حضور پرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ پاک کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔
(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، ص۲۷۱، حدیث: ۱۵۷۳)

2 ……تفسیر روح البیان، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۴۷، ۵/۴۸۶ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

باہر کرے۔ جب میاں بیوی کا جھگڑا بڑھا تو بالآخر طلاق ہو گئی۔ اب اس کے دوست نے کہا کہ اب تو تمہاری طلاق ہو گئی ہے، اب تو بتاؤ! مسئلہ کیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ بھائی! وہ میرے لئے بِالکُل ایک غیر عورت ہو گئی ہے اور میں غیر عورتوں کے چکر میں نہیں پڑتا۔ یوں اس شخص نے اپنی جان چھڑائی۔[1] ایسے سمجھ دار آدمی اب معاشرے میں کتنے ہیں! یہاں تو گھر ٹوٹنے سے پہلے ہی ہزار غیبتیں، ہزار تہمتیں اور ہزار جھوٹ بولے جاتے ہیں، گناہوں کا سلسلہ الگ شروع ہو جاتا ہے جس کے بعد گھر ٹوٹتا ہے اور تباہی مچتی ہے۔ دونوں طرف سے اتنے گناہ کئے جاتے ہوں گے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ اللہ کریم ہم کو سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر سچی بات دوسروں کو بولنے کی بھی نہیں ہوتی، کیونکہ کسی میں واقعی عیب ہوتا ہے اور یہ بتانا سچ بھی کہلائے گا، لیکن اس میں عیب کھولنا پایا جائے گا جو گناہ کی صورت ہے۔[2] اللہ پاک ہمیں اس سے بچنے کا بھی ذہن نصیب کرے۔

❁❁❁

---

1 ...... تفسیر نعیمی، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۲۹، ۲/ ۴۱۷ ماخوذاً۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱٦۲۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	عبرت ناک مَناظر کا اثر ختم ہونے کی وجہ	9
مُنہ پر تعریف کرنا کیسا؟	1	کیا سونے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟	9
مکّار کسے کہتے ہیں؟	2	دُعا قبول ہونے کا علم کیسے ہو؟	10
اجرت کے طور پر ملازم کو زکوٰۃ کے پیسے دینا کیسا؟	2	ہمتِ مَرداں مَددِ خُدا	10
جنازے کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے؟	3	قیامت کے دن مظلوم کو اس کا حق دیا جائے گا	11
کیا جنازے کا وزن کندھے پر آنا ضروری ہے؟	3	فوت شُدہ رشتے دار خواب میں کیوں نہیں آتے؟	12
کسی کے والدین کو گالی دینا اپنے والدین کو گالی دینا ہے	3	عین پیچھے کھڑے نمازی کے آگے سے گزرنے کا طریقہ	12
ایک ساتھ روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے؟	4	تین پیسوں کے بدلے 700 باجماعت نمازیں	12
”تراویح“ کا کیا معنیٰ ہے؟	4	نیکی کی دعوت کی کیا فضیلت ہے؟	13
کیا ہر کسی کو وقفِ مدینہ ہونا ضروری ہے؟	5	بیماری میں کوئی طبیعت پوچھے تو کیا جواب دیں؟	13
نعمت کا حقیقی شکر کیا ہے؟	6	قضا نَماز پڑھنے کا طریقہ	14
گاہک کے کہنے پر زیادہ رقم کا بِل بنانا کیسا؟	7	سفری سہولیات کی وجہ سے قصر نہ پڑھنا کیسا؟	14
بے قراری بڑھنا ہی سُکون ہے؟	7	کیا گھر کی باتیں دوسروں کو بتانی چاہئیں؟	15
خواجہ اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عُرس میں شِرکت کرنے کی نیتیں	8	❁❁❁	❁

❁❁❁

ماخذ ومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفٰی**	**مطبوعات**
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابن ماجه	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیة	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
منهاج العابدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سير اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
تهذيب التهذيب	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غور و فکر**“ کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net